گلدستۂ نعت

مولانا مفتی جمیل احمد نذیری

مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ، مبارک پور

مکتبۂ صداقت نوادہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

إنّ من الشعر لحكمة (حدیث نبوی)

گلدستۂ نعت

از

مولانا مفتی جمیل احمد نذیری
مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ مبارکپور

شائع کردہ
مکتبہ صدقیہ مبارکپور، اعظم گڈھ، یوپی ۲۷۶۴۰۴

نعت شریف

وہی صبحِ جاں فزا ہو، وہی رات کا نظارا
وہی کیف و رنگ و نکہت وہی نور کا پھوارا

وہ حسین سبز گنبد، وہ تجلّیوں کا مرکز
کہ زمیں سے آسماں تک جہاں حسن آشکارا

دلِ مضطرب کو ایسی وہ فضا ہے راس آئی
نہ سما سکا نظر میں کسی اور کا نظارا

جو دیارِ ارضِ بطحا میں ملے ہیں چند سجدے
وہی زندگی کا حاصل، وہی زندگی کا چارا

ترا در دبا نٹتے ہیں، شبِ تار کے اندھیرے
یہی شامِ غم ہے ہم دم کسی صبح کا اشارا

یہ جدائیوں کے لمحے ہیں کٹھن بہت جہاں میں
ترے در سے دور رہ کر کہاں ضبطِ غم کا یارا

غمِ حشر سے یقیناً اُسے مل گئی رہائی
کہ شفیعِ عاصیاں کا جسے ہوگیا اشارا

اُسی رہ گزر میں جینا، اُسی رہ گزر میں مرنا
یہ ثبوت زندگی ہے، یہی اوج پر ستارا

اے جمیلؔ رفعتوں کو، کوئی اُن کی کیا بتائے
اُسی نقشِ پا کے صدقے اُسی نقشِ پا پہ وارا

مرادوں کی دنیا

فضاؤں میں خوشبو بسی جا رہی ہے
مری چاہتوں کی زمیں آ رہی ہے

دل و جاں سے صدقے ہوا جا رہا ہوں
خدایا ! یہ کیسی زمیں آ رہی ہے

مرادوں کی دنیا، تمنا کا مرکز
مدینہ کی بستی قریب آ رہی ہے

محبت کے ماروں کے جھرمٹ میں آ کر
محبت کی کچھ کچھ ادا آ گئی ہے

پہونچ کر یہاں یوں سکوں مل گیا ہے
کہ میرے لئے بس یہیں زندگی ہے

نہ دل پر تسلط، زباں پر نہ قابو
جمیلؔ ان کے کوچے کی دیوانگی ہے

لاالٰہ الااللہ

دفاعِ موجِ بلا لاالٰہ الااللہ
ہر ایک غم کی دوا لاالٰہ الااللہ
جہاں کو دولت کونین مل گئی تو کیا
مجھے ہے حکمِ نوا لاالٰہ الااللہ
اک امتیازِ حقیقی کی شان ہے اہمیں
ہر ایک شے سے جدا لاالٰہ الااللہ
صنم کدوں میں اک لرزہ سا ہوگیا طاری
کدھر سے شور اٹھا، لاالٰہ الااللہ
وہ اور ہیں جو ہزاروں کے جھک گئے آگے
ہماری ایک صدا لاالٰہ الااللہ
شعور ہو تو سمجھنا یہ کچھ نہیں مشکل
ہے عہدِ قالو بلیٰ، لاالٰہ الااللہ

ولادتِ رسولؐ ہاشمی

حبیبؐ کبریا، شاہ ہدیٰ تشریف لے آئے
محمد مصطفیٰؐ، خیرالوریٰ تشریف لے آئے

جہاں میں چار سو اب تو اجالا ہی اجالا ہے
وہ عالی مرتبت نورِ ہدیٰ تشریف لے آئے

گرے لات و ہبل، لرزہ ہوا ایوانِ کسریٰ میں
رسولؐ ہاشمی، صلِّ علیٰ تشریف لے آئے

زمانہ بھر کو جن کی تھی ضرورت وہ نبیؐ آئے
وہ ہادی، راہبر وہ مقتدا تشریف لے آئے

وہی جو سب کے مونس ہیں وہی غم خوار ہیں جو کہ
شفیعُ المذنبیں روزِ جزا، تشریف لے آئے

زمیں سے آسماں تک ہے مسرت کا عجب عالم
شہِ عالم وہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے

رسولؐ خدا کی بات

محبوب کبریا کی، شہِ دوسرا کی بات
آؤ! کہ ہم نشیں ہو رخِ مصطفےٰ کی بات

ہر آن تذکرہ ہے جمالِ نبیؐ کا اب
ہر لحظہ ہے زباں پہ رسولؐ خدا کی بات

جس نے جہانِ تیرہ کو بخشی ہے روشنی
ہاں! اس نبی پاک، اسی باصفا کی بات

دشمن بھی ان کے قدموں میں ہو کر گرے اسیر
کس قدر دلنشیں ہے سرے مصطفےٰ کی بات

دنیا و آخرت کی ہر اک شئی اسی کی ہے
مانی ہے جس کسی نے بھی شاہِ ہدیٰ کی بات

جس نے کہ کیف و نور کا عالم بسا دیا
آؤ جمیل ہو اسی خیر الوریٰ کی بات

ہادیِ اکبر

بعدِ حق(تعالیٰ) دنیا میں جو سب سے سوا بڑھ کر آگیا
رہنمائے دو جہاں، عالم کا سرور آگیا

فخرِ آدم، نازشِ انسانیت، محبوبِ رب
جس پہ دنیا ناز کرتی ہے وہ رہبر آگیا

تیرگی و ظلمتوں کا اب گزر ممکن نہیں
داعیِ دینِ مبیں، حق کا پیمبر آگیا

نام سے جس کے صنم خانوں میں لرزہ آگیا
آج دنیا میں یہ کون ہے؟ اللہ اکبر آگیا

جس کی رحمت عام تھی ہر خویش و بیگانہ کو بھی
پیکرِ عفو و کرم، محبوبِ داور آگیا

مختلف راہوں میں کب تک یہ بھٹکتی زندگی
حبذا! دنیا میں وہ ہادیِ اکبر آگیا

بس وہی منزل ہے تیری اے جمیلؔ بے نوا
جان و دل لے کر اگر تو ان کے در پر آگیا

درود و سلام

خوف سے بتکدوں میں بھی لرزہ ہوا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ! یہ اعجاز کن کا ہوا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
نام جن کا محمدؐ بھی، احمدؐ بھی ہے، جن کی آمد سے تیرہ شبی چھٹ گئی
ہر طرف نور کا اک سماں ہو گیا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
جو محبت کے ان کی ہوئے مدعی، ان کو لازم ہے ان کی کریں پیروی
ہاں! وہی ہیں ہمارے وہی مقتدا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
ہاں! وہی جو سراپائے رحم و کرم، ہاں وہی جن کا شہرہ ہے عرب و عجم
دشمنوں کو بھی بدلے میں دی ہے دعا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
بس وہی پھر رہا ہے اِدھر سے اُدھر، مضطرد مضطرب کو بہ کو در بدر
جو کہ دامن سے ان کے نہیں ہے جڑا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
بے سہاروں کا جو کہ سہارا بنا، غم کے ماروں کو جس نے دلاسہ دیا
پھر امت جو رالتوں کو رو یا کیا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام
اے جمیلؔ ان غلاموں کی قسمت نہ پوچھ جن کے ہاتھوں میں تقدیرِ ارض و سما
یہ بھی ان کے کرم سے ہے رتبہ ملا، تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام

مرکزِ انوار و تجلّی

وہ مرکزِ انوار و تجلّی و ہدایت
وہ منبعِ اخیار و محبت و صداقت

آتے ہیں عقیدت سے جہاں جن و ملائک
لازم بنی آدم پہ ہوئی جن کی اطاعت

خوش خلقی و احسان و مروت کا مرقع،
تنہا وہ سخاوت میں تو یکتائے شجاعت

اُف! کیا میں بتاؤں تمہیں انجام و نتیجہ
جس شخص سے ظاہر وہ کریں اپنی برأت

وہ نازشِ عالم وہ حسینوں میں حسیں تر
وہ جو کہ سراپائے نزاکت و لطافت

دنیا کو کیا پاک نجاست سے بتوں کی
اور دے گئے تعلیمِ طہارت و نظافت

یادِ احمدؐ

موجِ طوفاں سے اس کو کنارہ ہوا
اے حبیبِ خدا جو تمہارا ہوا

ڈوبا سورج بھی نکلا ہے ان کے لئے
ہوگیا چاند شق جب اشارا ہوا

جس کو آقاؐ نے در پر ہے بلوا لیا
اوج پر اس کی قسمت کا تارا ہوا

اے شفیع الوریٰ، خاتم الانبیاء
آپؐ جیسا کوئی کب دوبارا ہوا

سر بسر ہو تمہیں رحمتِ دوجہاں
غم نہیں ہے اسے جو تمہارا ہوا

یادِ احمدؐ سے معمور جو ہوگیا
دل وہی عظمتوں کا منارا ہوا

اے جمیلؔ ان کا غم، سچ جو پوچھو اگر
زندگانی کا اپنی سہارا ہوا

رہبر منزل

کاش حالات کا یہ معرکہ سر ہو جائے
دل کو آفات و مصائب سے مفر ہو جائے

در پہ ان کے یہ غلام انکا پہونچ جائے کبھی
شامِ غم کی کبھی اے دوست سحر ہو جائے

درد ان کا اگر مل جائے، متاعِ کونین
حاصلِ زیست ہو، اگر ان کی نظر ہو جائے

مثلِ کندن چمک اٹھے حیاتِ فانی
ہونگہ ان کی تو قطرہ بھی گہر ہو جائے

گیسو رخ پر جو بکھر جائیں تو والّیل بنے
اور جس دم وہ ہٹائیں تو سحر ہو جائے

ان کا اسوہ ہی فقط رہبر منزل ہے جمیلؔ
کیا بھلا ہو جو زمانہ بھی اِدھر ہو جائے

نعتِ نبیؐ

مل گیا مجھے اب تو میرے دل کا میخانہ
لے بھی جاؤ اے لوگو! اپنا جام و پیمانہ

ہے یہی عبادت اپنی، مدّعا یہی اپنا
ان کے عشق میں جینا، ان کی رہ میں مرنا

ہاں مجھے کہو لوگو! شوق سے جو تم چاہو
میں غلام ان کا ہوں، ان کا ہوں میں دیوانہ

ان سا اب کوئی کیونکر رحمتِ دوعالم ہو
لطف عام تھا جن کا اپنا ہو کہ بیگانہ

دیکھ سامنے اپنے لالہ زارِ طیبہ ہے
پیش تو بھی اب کر دے جان و دل کا نذرانہ

اے جمیلؔ دنیا میں کیا ہے جز تخیّل کے
بات آپؐ کی بس ہے، باقی سب ہے افسانہ

دیارِ مصطفیٰ

دیارِ پاک کے پُر کیف لمحوں کو، بہاروں کو،
نظر اب ڈھونڈھتی رہتی ہے طیبہ کے نظاروں کو

کبھی تو ہم بھی جا کے وہ دیارِ مصطفیٰ دیکھیں
کہ جس پر رشک آتا ہے حسین ان چاند تاروں کو

زمانہ بھر سے رشتہ توڑ کر آئے ہیں ہم در پر
سہارے پر ترے سب چھوڑ آئے ہیں سہاروں کو

ہیں عاصی پھر بھی اک آپ سے نسبت تو باقی ہے
سہارا دیجئے آقا اب اپنے غم کے ماروں کو

جہاں ہے ہر قدم پر جلوۂ یادِ نبیؐ ہر سو،
جمیلؔ ہم ڈھونڈھتے رہتے ہیں اب ان رہگزاروں کو

کعبۂ عالم

حضور قبلۂ دل، آپؐ کعبۂ عالم
نشاطِ روح ہے یاد آپ کی علاجِ غم

پھر آج قافلے جاتے ہیں جانبِ طیبہ
پھر آج عالمِ دل ہو گیا دگر ہمدم

مزاجِ وقت کے بارے میں پوچھنا ہی کیا
مزاجِ وقت رہا ہے ہمیشہ ہی برہم

صحیح یہ بات ہے ٹوٹا وہ رشتۂ الفت
کہ جس کے دم سے ہے یہ عالمِ نظر قائم

بڑی اداس ہیں راہیں بڑے خموش ہیں دل
نہ اب وہ کیف ہے باقی نہ جذبۂ باہم

کرم ہو ہم پہ کہ عالم پہ آشکار کریں
جنونِ عشق کی دنیا ہے کتنی مستحکم

قبول ہو کہ عقیدت کے پھول لایا ہوں
جمیلؔ گرچہ ہیں الفاظ و معنیٰ بے ہنگم

شہِ دُوسَرا

ہم زمانہ کی رنگینیاں چھوڑ کر، آگئے بن کے در پر گدا آپؐ کے
اے شفیع الوریٰ، پیشوائے جہاں جز نہیں ہے کوئی آسرا آپؐ کے
اشک آنکھوں میں لب پر ہے آہ و فغاں، زندگی وقفِ آلام ہونے لگی
اب مریضانِ روحانیت کے لئے کون ہوگا دوا بس سوا آپؐ کے
دیکھ ڈالی بہت رسم و راہِ جہاں اور افکارِ دنیا میں غلطاں رہا
اب زمانہ کو معلوم یہ ہو گیا، راہبر ہیں فقط نقشِ پا آپؐ کے
تخت و تاجِ جہاں ان کی ٹھوکر میں ہے، وسعتِ لامکاں انکی تابع ہوئی
اللہ اللہ! کہ شاہی یہاں ہیچ ہے، شان والے ہیں کتنی، گدا آپؐ کے
ہے تمنّا جمیلؔ حشر میں یہ مری، ان کے دیوانوں میں ایک میں بھی ملوں
ان سے بڑھ کر سعادت کسے ہے ملی ہیں گدا جو شہِ دوسرا آپؐ کے

اقوالِ نبیؐ

وہ تاج میں نہ تخت نہ سطوت نہ شہی میں
جو لطف ہے در پہ ترے فریاد رسی میں

کامل ہے وہی عشقِ محمدؐ میں یقیناً
وہ زیست جو ہو پیروئ نقشِ نبیؐ میں

ہر لفظ ہے آئینۂ افکار و معانی
اللہ! کیا اعجاز ہے اقوالِ نبیؐ میں

یہ ان کے غلاموں کا ہے اعلانِ عمومی
ٹکرائے اگر جرأت و ہمت ہو کسی میں

ظلمات کے صحرا میں اک قندیل ہے کافی
یہ فرق نکل آئے گا نیکی و بدی میں

شمشیر و سناں چھوٹ گئے ہیں ہم سے جمیل اب
ورنہ کہاں تھی جرأتِ گفتار کسی میں

نذرانۂ نعتِ پاک

چھوڑ کر راہ ان کی کدھر جائے گی
ہر نظر ان پہ جا کر ٹھہر جائے گی
جس پہ نظرِ کرم ہو گئی آپ ﷺ کی
اس کی تقدیر بے شک سنور جائے گی
لب پہ نامِ نبی ﷺ ، دل میں یادِ نبی
زندگی اپنی یونہی گزر جائے گی
حشر میں عاصیوں کی خوشی کیا کہوں
روئے انور پہ جس دم نظر جائے گی
اے جمیلؔ ہے وہی کامراں دل فقط
ان کی تصویر جس میں اتر جائیگی

دیارِ خیر البشرؐ

کبھی اپنی قسمت میں آئے وہ منزل، نبیؐ کا مقدس نگر دیکھ آئیں،
مدینہ کی گلیاں ہوں اور ایک ہم ہوں، دعاؤں کا یوں بھی اثر دیکھ آئیں
نظر میں سمائیں مدینے کے جلوے، نگاہوں میں طیبہ کی رعنائیاں ہوں
سراپا عقیدت، سراپا محبت، کبھی جا کے ہم ان کا در دیکھ آئیں
گدائی پہ نازاں ہے شاہی جہاں پر، شہنشاہِ عالم کا دربار ہے وہ
ملے ہم کو توفیقِ دیدارِ طیبہ، ان آنکھوں سے ہم سر بسر دیکھ آئیں
محبت کے جلوے ہیں ہر ہر قدم پر، عقیدت کے پھولوں سے محفل سجی ہے
جہاں ختم ہیں دل اہلِ عالم کے سارے، بصد شوق ہم وہ ڈگر دیکھ آئیں
شریعت، طریقت، محبت، ارادت، سلوک و تصوف کی منزل وہی ہے
مدینہ جو مرجع ہے اہلِ نظر کا، تمنا ہے ہم اک نظر دیکھ آئیں
بڑی بے سہارا، بڑی بے حقیقت، بڑی بے نوا زندگی ہے ہماری
ملے روحِ بیمار کو کیف جس سے وہ دربارِ خیر البشرؐ دیکھ آئیں
جمیلؔ عالم دل عجب ہے ہمارا، ہو فرقت میں جینا بھی کیونکر گوارہ
جہاں بارشِ نور ہوتی ہے پیہم، وہیں جا کے دیوار و در دیکھ آئیں

سالارِ کارواں

ان کی گلی کے رستے دشوار تو بہت ہیں
ایماں رہے سلامت،، آزار تو بہت ہیں

سالارِ کارواں ہے اک ذات آپؐ ہی کی
کہنے کو یوں جہاں میں سالار تو بہت ہیں

بینا نہیں اگر دل کیا دیکھ پائے گا تو!
بکھرے ہوئے نبیؐ کے انوار تو بہت ہیں

رستہ صحیح دکھا دے ایسا نہیں کوئی بھی
انساں کے ہر قدم پر غمخوار تو بہت ہیں،

چوکھٹ پہ ان کی جا کر ہستی مٹا کے دیکھو،
مانا جمیلؔ عہد و اقرار تو بہت ہیں،

نور کی برکھا

یہ شوق و طلب یہ مدہوشی، رہوارِ مدینہ کیا کہنا
کچھ پاس نہیں پھر بھی ہے غنی، نادارِ مدینہ کیا کہنا

ہاں نور کی برکھا ہوتی ہے، اک شہرِ تمنا ہوتا ہے
جب ہے یہ تصور کا عالم، انوارِ مدینہ کیا کہنا

یہ عالمِ شوق مع مدہوشی، یہ عالمِ کیف و وجد و سرور
ہر نشّہ سے بڑھ کر یہ نشّہ، میخوارِ مدینہ کیا کہنا

شاہوں کے بھی سر جھک جاتے ہیں وہ رعب و حشمت ہے واللہ
دربارِ مدینہ ہے لوگو! دربارِ مدینہ کیا کہنا

اک ان کی نظر ہے کیا پڑتی، دنیا ہی بدل کر رہ جاتی
دشمن بھی عقیدت سے آئے سرکارِ مدینہ کیا کہنا

پیغامِ اخوت دامن داماں، پیغامِ محبّت و فکر و عمل
دنیا ہی بدل جائے جس سے، افکارِ مدینہ کیا کہنا

ہر لحظہ طلب ہے نظروں کو، دیدارِ مدینہ ہو جائے
افسوں سا ہر اک پر ہوتا ہے، اسرارِ مدینہ کیا کہنا

نعتِ احمدِ مرسل

مایوسیوں میں کس لئے آواز دی مجھے،
تیرہ شبی میں مل گئی ہے روشنی مجھے

ہر لفظ ان کی نعت کے سانچے میں ڈھل گیا
بیٹھے بٹھائے کس کی یہ یاد آگئی مجھے

دنیائے کیف سے ہے سوا عالمِ سرور
کس نے پلایا بادۂ حبِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے

ہو جائے ختم رنج و محن کا یہ سلسلہ
مل جائے کاش سایۂ باب النبی مجھے

عصیاں سے آنکھ نم ہے، گناہوں کا بوجھ بھی
جانے دے ان تک کس طرح شرمندگی مجھے

آنسو ڈھلک رہے ہیں فراقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو
دکھلائیں گے کبھی یہی ان کی گلی مجھے

صدقے ہو کائنات تو یہ جان و تن نثار
توفیقِ نعتِ احمدِ صلی اللہ علیہ وسلم مرسل ہوئی مجھے

جس کو دیارِ پاک میں موت آئے اے جمیلؔ
لگتی ہے ایسی موت میں بھی زندگی مجھے

بارِشِ رحمت

تصور میں مدینہ کی گلی معلوم ہوتی ہے
ہر اک شے سے جھلکتی دلکشی معلوم ہوتی ہے

یہ نورانی فضائیں، بام و در پر بارشِ رحمت
مدینہ میں ہی گویا زندگی معلوم ہوتی ہے

جہاں ان کی ہدایت کا کوئی پرتو نہیں ملتا
سبھی کچھ ہو مگر افسردگی معلوم ہوتی ہے

تمہارا ذکر کیا آیا، تمہارا نام کیا چھیڑا
دلِ مردہ میں گویا تازگی معلوم ہوتی ہے

بجا جنت کی جو تعریف واعظ ہے بجا لیکن
حسیں اس سے مدینہ کی گلی معلوم ہوتی ہے

کرو ذکرِ نبیؐ کیونکہ دلِ صد چاک و بسمل کو
اسی موضوع سے دلبستگی معلوم ہوتی ہے

مئے عشقِ نبیؐ سے جو کہ ہو مخمور و تابندہ
حقیقت میں وہی بس بندگی معلوم ہوتی ہے

نبیؐ پاک کی ہی نعت کا صدقہ جمیل ہے یہ
تمہاری شاعری میں دلکشی معلوم ہوتی ہے

فیضِ مدام

فضاؤں میں کیسا پیام آرہا ہے
محمدؐ کا کوئی غلام آرہا ہے

مرادوں کی دنیا قریب آرہی ہے
وہ دیکھو وہ بیتُ الحرام آرہا ہے

جنھیں گوشۂ ملتزم مل گیا ہے
انھیں مغفرت کا پیام آرہا ہے

ہے سایہ فگن ہم پہ حج کا مہینہ
زبانوں پہ کعبہ کا نام آرہا ہے

مدینہ کی جانب رواں قافلے ہیں
مَۓ عشقِ احمدؐ تھا کام آرہا ہے

گنہ گار امت کی بخشش کی خاطر
شفاعت کو خیرالانام آرہا ہے

غلامِ نبیؐ حشر میں محترم ہے
کہ ہاتھوں میں کوثر کا جام آرہا ہے

مرے دل میں جلوے ہیں پیہم انھیں کے
جمیلؔ ان سے فیضِ مدام آرہا ہے

یادِ رسولؐ

کتنی فرحت بخش ہے دل کے لئے یادِ رسولؐ
دل وہی دل ہے کہ جس دل میں بسے یادِ رسولؐ

مجھ پہ مے نوشی کا یہ الزام تو سچ ہے مگر
ہوں بلا شبہ میں سرشارِ مئے یادِ رسولؐ

اضطراب اس دل کا ہے اک وجہِ تسکینِ حیات
ہاں وہی تڑپائے رہ رہ کر جسے یادِ رسولؐ

کس کی قسمت جاگ اٹھی، کون دیوانہ ہوا
کون مضطر ہو گیا، آئی کسے یادِ رسولؐ

اے جمیلؔ آقا کی ہے نظرِ کرم مجھ پہ جبھی،
مجھ کو اب آنے لگی ہے پے بہ پے یادِ رسولؐ

درود تم پر سلام تم پر

رسول اکرمؐ، شفیعِ اعظم، درود تم پر سلام تم پر
سبھی کے مونس سبھی کے ہمدم، درود تم پر سلام تم پر

ہمیں ہے معلوم حشر کا دن، ہیں یاد اس دن کی سختیاں بھی
تمہارے ہوتے ہوئے ہو کیا غم، درود تم پر سلام تم پر،

ہمارے پاس کچھ نہیں تھا، فقیر تھے بے نوا تھے ہم سب
ملا تمہیں سے یہ دینِ اعظم، درود تم پر سلام تم پر

زمانے نے کیا ستم نہ ڈھائے، عداوتوں نے کسر نہ چھوڑی
ہر اک کے حق میں مگر تھے ارحم، درود تم پر سلام تم پر

غموں سے انسانیت تھی بوجھل، کراہتی تھی یہ زندگانی
تمہیں نے زخموں پہ رکھا مرہم، درود تم پر سلام تم پر

نہیں ہے اس کا کہیں ٹھکانہ، نہ اِس جہاں میں نہ اُس جہاں میں
کسی سے گر تم ہوئے ہو برہم، درود تم پر سلام تم پر

شعور و وجدان سے نوازا، جہاں کو اک نئی زندگی دی
بڑے ہی داتا، بڑے ہی اکرم، درود تم پر سلام تم پر

ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی ہمارے سرورؐ
تمہیں سے انسانیت ہے مکرم، درود تم پر سلام تم پر

پیامِ حیات

لگاؤ سنتِ نبوی کو اپنے سینے سے
صبا پیام ہے لائی یہی مدینے سے

ہے جس میں نقشِ نبیؐ کی جھلک کسی اک جا سے
گزر رہی ہے وہی زندگی قرینے سے

وہ مشک و عنبر و گل میں مہک کہاں ہوگی
مہک جو اٹھتی ہے آقا ترے پسینے سے

اٹھاؤ مشعلِ ایمان متحد ہو کر
نکال ڈالو کدورت کو اپنے سینے سے

ملا وہیں سے پیامِ حیات دنیا کو
ملا ہے درسِ مساوات بھی مدینے سے

شفائے روح بھی ہے جسم بھی ہے دل بھی ہے
رکھو اس خاکِ مقدس کو تم قرینے سے

نہ کر سکیں گے بیاں یہ کبھی زبان و قلم
جمیلؔ دل کو تعلق ہے جو مدینے سے

نعت شریف

جو وقف اُن کے، ہماری ادائیں ہو جائیں
بدل کے رحمتیں، ساری خطائیں ہو جائیں

جو ان کے تابعِ فرمان زندگی گزرے
تو دور ہم سے سبھی کچھ بلائیں ہو جائیں

جو ارضِ وادیٔ بطحا میں عمر کٹ جائے
قبول، بارِ الٰہا! دعائیں ہو جائیں

نبیؐ کی یاد مسلسل ہو زندگی میں اگر
تو نورِ حق سے منور فضائیں ہو جائیں

ہمارے درد کا درماں ہیں کوچہ ہائے حرم
ہیں کامیاب، اگر یہ دوائیں ہو جائیں

رضائے رب ہو اگر، پھر کسی کا غم کیا ہے
جمیلؔ! کتنی ہی زیادہ جفائیں ہو جائیں

محسنِ انسانیت

جدھر جدھر گزر گئے وہ گلستاں سجا گئے
روش روش بہار کی وہ کہکشاں بنا گئے
نظر نواز و پرفضا و عطر بیز و پرضیا
اٹھائی اک نظر جدھر نیا جہاں بسا گئے
دلوں کو جوڑ وہ گئے، عداوتیں مٹا گئے
کہ دینِ حق سے سلسلہ ہر ایک کا ملا گئے
جہاں نہیں کوئی خطر، نہ خوفِ راہ زن، نہ ڈر
ہر اک طرح سے امن کا وہ راستہ دکھا گئے
جو ہو گئے غلام وہ جمیلؔ بامراد ہیں
گو صاحبانِ فقر تھے، وہ تاجور بنا گئے

آستانۂ نبویؐ

اے دلِ غمگین ٹھکانا ہے وہی
سامنے اک آستانہ ہے وہی

ذات ان کی منبع جود و سخا
علم و حکمت کا خزانہ ہے وہی

اور ہو کچھ تیز گامی دوستو
اپنی منزل آستانہ ہے وہی

رکھ رہی ہے جو صحابہؓ سے جلن
ہاں سرشتِ باغیانہ ہے وہی

نہ میانِ کفر، نہ اسلام ہے
در حقیقت درمیانہ ہے وہی

سلام

رحمتِ دو جہاں سلام علیک　　باعثِ کن فکاں سلام علیک
ہادیٔ انس و جاں سلام علیک　　رشکِ باغِ جناں سلام علیک
حق کے اے راز داں سلام علیک
رحمتِ دو جہاں سلام علیک

فخرِ ہر آسماں تمہیں تو ہو　　نازشِ کل جہاں تمہیں تو ہو
نام پر جن کے جان و تن واری　　ہاں وہی بے گماں تمہیں تو ہو
شاہِ شاہِ جہاں سلام علیک
رحمتِ دو جہاں سلام علیک

آپ کی نعت کہہ رہے ہیں ہم　　ہونٹ تھرائے آنکھ بھی پرنم
گو کہ لائق نہیں زبان و قلم　　اس کا اقرار کر رہے ہیں ہم
پھر بھی ہیں نغمہ خواں سلام علیک
رحمتِ دو جہاں سلام علیک

آپ نے آ کے زندگی دے دی　　اہلِ دنیا کو روشنی دے دی
تھی ہر اک شے پہ مردنی چھائی　　آپ کیا آئے، زندگی دے دی

صدقے تم پر ہو جاں سلام علیک
رحمتِ دو جہاں سلام علیک

جب اندھیرا تھا ہر طرف طاری ہو کا عالم، کہاں کی بیداری
عیش و عشرت کی گرم بازاری دوستی، ہمدمی، نہ غم خواری

رہبرِ انس و جاں سلام علیک
رحمت دو جہاں سلام علیک

دو شعر

نہ پوچھ ہم سے اب وارفتگئ شوقِ فزوں
سکونِ قلب، سکونِ نظر مدینہ ہے
ہمیں غرض نہیں، دنیائے دوں کی اے ہمدم
ہمارا مطمحِ فکر و نظر مدینہ ہے

ہے اگر آپ کو آرزوئے حرم

ہے اگر آپ کو آرزوئے حرم، عشقِ مولیٰ سے دل کو سجا لیجئے
پیرویٔ نبیؐ کر کے دکھلایئے، قلب میں نورِ سنت بسا لیجئے

عہد و پیماں کی زنجیر میں باندھئے، رشتۂ بندگی کا مزہ لیجئے
اور خدا ترس بندوں کے آداب سے، کچھ غلامی کی رسمِ وفا کیجئے

آگئی دیکھئے وہ حرم کی زمیں، اہلِ دل، اہلِ عرفان کی سرزمیں
تیز تر کیجئے اپنے بڑھتے قدم، اور بطحا کی آب و ہوا لیجئے

اِن نظاروں میں یوں غرق ہو جایئے کھو کے اپنا نہ کوئی پتہ پایئے
اپنی ہستی مٹا کر چلے آیئے، دردِ دل کی یہاں سے دوا لیجئے

دین ہی آن ہو دین ہی شان ہو، دین ہی زندگانی کی پہچان ہو
یعنی خود کو نئے رنگ میں ڈھالئے، اور صحابہؓ کی دلکش ادا لیجئے

آنسوؤں کی جھڑی ہو، کہ ہوں سسکیاں، یا کہ لرزاں قدم، لڑکھڑاتی زباں
رویئے! رویئے! اُنکے دربار میں جیسے بھی ہو انھیں بس منا لیجئے

ہاں! اگر اِس طرح حاضری ہو گئی شکرِ رب کیجئے بن گئی زندگی
اور جمیلؔ اِس متاعِ گراں کیلئے، اہلِ عالم کی دل سے دعا لیجئے

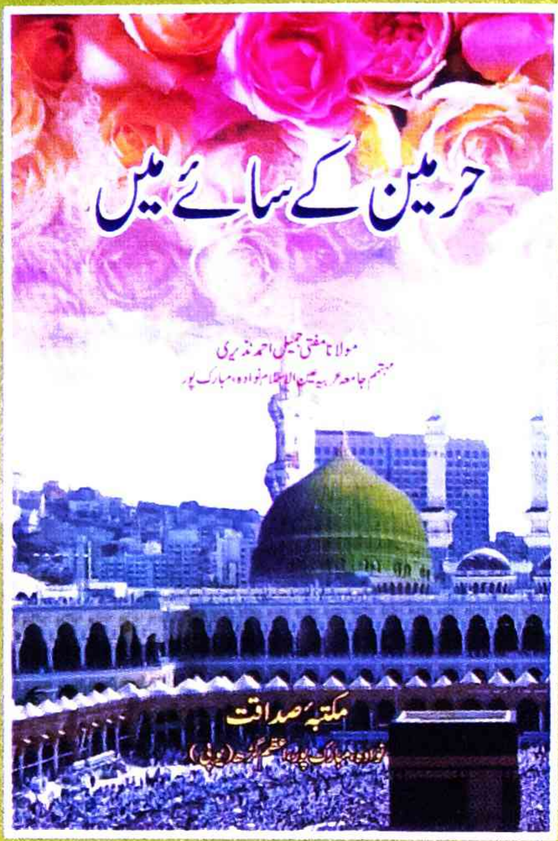

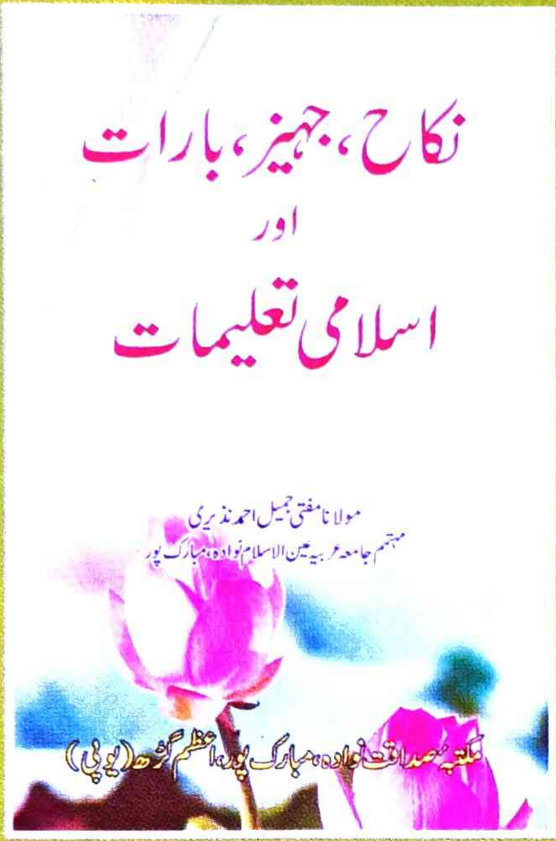

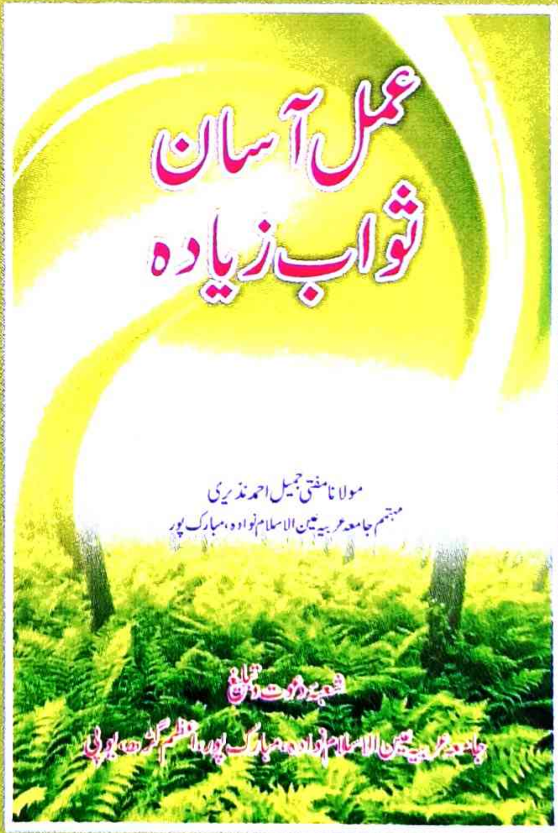

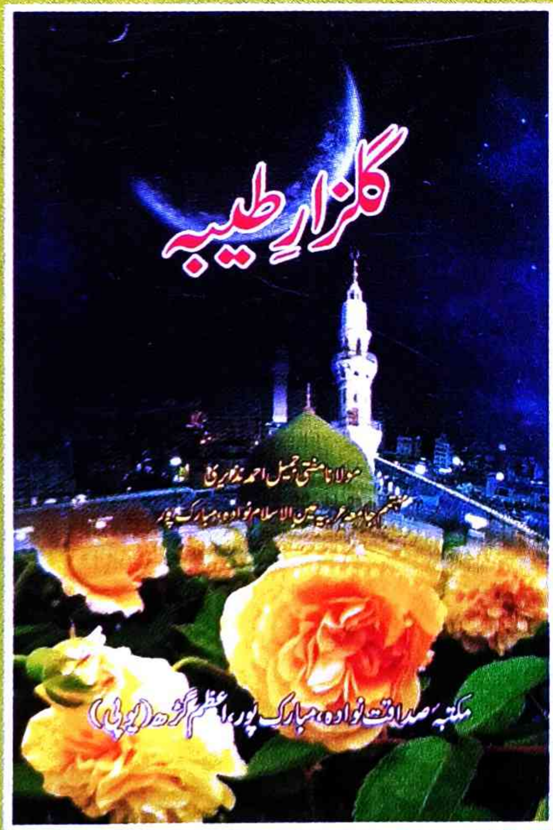

Designed at: S.f. Graphix
Lko. Mob. 9936265406

Printed at: Kakori Offset Press
Lko. Ph. 0522- 6535663, 2629616